احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 11 جون 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 11 جون 2003ء، 10 ربیع الثانی 1424 ہجری - 11 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 128

برص سے شفا

حضرت ولید بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ برص ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا کی تو میں شفایاب ہوگیا۔

(مجمع الزوائد کتاب المناقب باب الولید جلد9 ص 413)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات پر ایمان لاتا ہے، تو خواہ مخواہ روح میں ایک جوش اور تحریک ہوتی ہے اور دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتی ہے۔ اس کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ کمربستہ رہو اور کبھی مت تھکو۔

اصلاح نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا۔ اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ (۔) خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بےقدری نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر (۔) ناز کرنا چاہئے۔

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (۔) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 207)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

نکما اور بیکار بیٹھنا زہر ہے

حضرت مصلح موعود اپنے خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء میں فرماتے ہیں:۔

''بیکاری ہمیشہ کام کو ذلت سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم کام کرنے لگ جائیں اور لوگ دیکھیں کہ چھوٹے بڑے سب کام کر رہے ہیں تو ذلت کا خیال لوگوں کے دلوں سے خود بخود نکل جائے اور لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں۔ اور جس دن لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں گے جس دن نکما اور بیکار بیٹھنا لوگ اپنے لئے ہلاک کرنے والی زہر سمجھیں گے اسی دن سمجھو کہ دنیا کی بلائیں ٹل گئیں اور روحانیت کی بنیاد قائم ہوگئی۔

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

سوئمنگ سیکھنے کا سنہری موقع

گزشتہ سال کی طرح امسال 2003ء میں بھی خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایک ماہر کوچ کی مدد سے سوئمنگ سکھانے کا اہتمام کیا ہے۔ جس کیلئے مورخہ 15 جون تا 15 جولائی سوئمنگ کیمپ لگایا جائے گا۔ جس کی فیس مبلغ -/50 روپے علاوہ فیس سوئمنگ پول ہوگی۔ نیز وہ اطفال جو سوئمنگ سیکھ چکے ہوں انکی کوچنگ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ وہ اطفال و خدام جو سوئمنگ سیکھنا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر رابطہ کریں۔

☆ تمام والدین اور بزرگان سے خصوصی التماس ہے کہ اپنے بچوں کو سوئمنگ کے فن سے ضرور آشنا کروائیں۔

☆ 20 جون 2003ء سے بعد از نماز مغرب تا عشاء سوئمنگ نائٹ شفٹ کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

فون نمبر 213955 - سوئمنگ پول

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ پاکستان)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1987ء (3)

7 اگست حضور کی طرف سے اہل ربوہ کے اعزاز میں عیدالاضحیہ سے اگلے روز خصوصی دعوت کی گئی۔

21 اگست چند دن قبل بیت نور ہالینڈ کو جلانے کی کوشش کی گئی۔ حضور نے 21/اگست کو ہالینڈ میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ عمارت سے 10 گنا بڑی عمارت بنائی جائے گی۔

28 اگست حضور نے خطبہ جمعہ اوسلو ناروے میں ارشاد فرمایا۔

2 تا 4 ستمبر خدام الاحمدیہ جرمنی کا 8 واں سالانہ اجتماع۔ 101 مجالس کے 1574 خدام اور 111 اطفال نے شرکت کی۔

18 ستمبر حضور نے بنگلہ دیش میں جماعت پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر کیا اور اس کے جواب میں ولولہ انگیز پروگرام کا اعلان فرمایا۔ اور کئی تحریکات جاری فرمائیں مثلاً بیوت الذکر کی تعمیر، بحالی اور وسعت، بیوت الحمد سکیم میں نئے منصوبے۔

25,24 ستمبر آگرہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

اکتوبر، نومبر حضور نے امریکہ اور کینیڈا کا دو ماہ کا دورہ فرمایا، حضور نے امریکہ میں 3 بیوت الذکر کا افتتاح اور 5 کا سنگ بنیاد رکھا۔

2 اکتوبر حضور نے نیویارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

7 اکتوبر حضور نے واشنگٹن میں ایک استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ کولمبیا کے میئر نے اس دن کو حضرت مرزا طاہر احمد کا دن قرار دیا۔

9 اکتوبر حضور نے واشنگٹن میں جماعت کے نئے مرکز اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

11,10 اکتوبر کینیڈا کا 11 واں جلسہ سالانہ۔

23 اکتوبر حضور نے اس اینجلس کی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔

30 اکتوبر حضور نے پورٹ لینڈ امریکہ میں بیت رضوان کا افتتاح فرمایا۔

اکتوبر گیمبون میں جماعت کا قیام۔

8 نومبر مجلس نابینا ربوہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

25 نومبر ناصر آباد کشمیر میں احمدیہ ماڈل سکول کی تعمیر کا آغاز۔

11 نومبر حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ''بیوت الحمد کالونی'' کا سنگ بنیاد رکھا۔

4 دسمبر حضور نے اسیران راہ مولیٰ کی خاطر ساری دنیا میں اسیران کی بہبود کی تحریک فرمائی۔

5 دسمبر ربوہ میں یتامیٰ کی رہائش گاہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس کا نام حضور نے دارالاکرام تجویز فرمایا۔ اب اس جگہ احمدیہ ہوسٹل قائم ہے۔

13 دسمبر ملاوی میں جماعت کے پہلے مربی مقبول احمد صاحب ذبیح پہنچے۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 4310 تھی۔

متفرق

— زائرے میں ایک پرائمری سکول، ایک سیکنڈری سکول، ایک کلینک اور 80 ایکڑ اراضی پر مشتمل زرعی فارم کا اجرا ہوا۔

— قادیان میں نصرت گرلز کالج کا افتتاح ہوا۔

— کاٹ لینڈ سے ماہنامہ احمدیہ گزٹ کا اجرا ہوا۔ اردو اور انگریزی میں۔

— مجلس اطفال الاحمدیہ میں مقابلہ بین الاضلاع شروع کیا گیا۔

— برطانیہ کے سیکنڈری سکولوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ذات اور ارشادات کو نصاب میں شامل کر لیا گیا۔

— امسال 15 ہزار بیعتیں ہوئیں۔

حبذا اے جانے والے

جو محبت میں تری مسرور تھا مخمور تھا
آج وہ ہم میں نہیں ہر دل ہوا رنجور ہے

اس کی رحلت کی خبر سن کر ہوئے مبہوت ہم
ایسی جلدی کیا تھی اس کو کیوں ہوا مستور ہے

یہ دل ناداں سمجھتا ہی نہیں اس راز کو
جب وہ چاہے لے بُلا اس کا یہی منشور ہے

حبّذا اے جانے والے حبّذا اے سیدی
جا بسا جنت میں تو جو نور سے معمور ہے

کرتے ہیں اے جانے والے وعدہ تیرے ساتھ ہم
آنے والے کی اطاعت ہر گھڑی منظور ہے

قدرت ثانی کا مظہر جو بھی بن کر آئے گا
ہر اشارے پر ہمیں لبیک کہتا پائے گا

احمدی بیگم

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی جناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

منکسر المزاج، مستجاب الدعوات اور عالم دین رفیق حضرت مسیح موعود

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بعض دلکش پہلو

ہمدردی خلائق اور وسعتِ حوصلہ آپ کے اخلاق عالیہ کے درخشندہ پہلو تھے

دعا میں شمولیت

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی تحریر کرتے ہیں۔ کافی عرصہ کی بات ہے جبکہ میں ابھی میٹرک سے فارغ ہو کر علی گڑھ کالج میں داخل ہونے کی تیاری میں مصروف تھا ایک روز میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں عرض کی۔ آپ میرے استاد ہیں مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں۔ جو میں آپ کے لئے بالالتزام جاری رکھ سکوں چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے مجھے ایک دعا بتائی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ۔ اے خدا مجھے اور میرے بھائی کے گناہ بخش۔ اور ہمیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور تو سب سے اچھا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مولوی صاحب نے مجھے دعا محض اپنے لئے نہیں بتائی بلکہ مجھے بھی اپنی دعا میں شریک کر لیا۔ جیسا کہ ولاخی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

پُرزور دعا

مکرم عبدالکریم ٹیلر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میری اہلیہ بخار ڈبل نمونیہ بیمار ہوگئیں۔ ہر قسم کے علاج کے باوجود شفا کی کوئی صورت نظر نہ آئی بلکہ روز بروز طبیعت زیادہ ہی بگڑتی چلی گئی۔ میں نے سوچا اب سوائے دعا کے اور کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیماری کی تفصیل عرض کر کے دعا کی درخواست کی حضرت مولوی صاحب نے فرمایا بہت اچھا میں دعا کروں گا۔

دوسرے روز حضرت مولوی صاحب میری دوکان پر تشریف لائے اور مریضہ کا حال دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا پہلے سے افاقہ ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے میری پریشانی کے مدنظر مجھے مزید تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ آپ گھبرائیں نہیں میں دعا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ صحت دے گا۔ (انشاء اللہ)

تیسرے روز پھر حضرت مولوی صاحب میری دوکان پر تشریف لائے اور مریضہ کے متعلق پوچھا میں نے عرض کیا اب تو قریباً آرام ہی آ گیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب بڑی شفقت سے میری ڈھارس بندھاتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

قبولیت دعا کے گر

حکیم عبیداللہ رانجھا صاحب لکھتے ہیں: مجھ پر ایک دفعہ شدید مالی تنگی کا دور آیا۔ میں نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ تا اللہ تعالیٰ میری موجودہ اقتصادی بدحالی کو دور فرما کر اپنے فضل سے کشائش کے سامان پیدا کر دے۔ **حضرت مولوی صاحب نے فرمایا قبولیت دعا کا مجرب طریق یہ ہے کہ آپ میرے لئے دعا کریں۔** میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ یہ کہہ کر آپ مجھے ایک ہوٹل پر لے گئے۔ اور فرمایا آپ یہاں سے سالن اور روٹی میں سے کوئی چیز خریدیں۔ چنانچہ میں نے وہاں سے دو روٹیاں خریدیں۔ اور آپ نے سالن۔ روٹیاں آپ نے خود پکڑ لیں اور سالن مجھے دے دیا۔ ریتی چھلہ کے قریب ایک معذور بڑھا بیٹھا کرتا تھا۔ آپ اس کو روٹیاں دے کر فرمانے لگے۔ یہ حکیم صاحب کی طرف سے ہیں۔ میں نے فوراً اس کی طرف سالن بڑھا کر کہا یہ مولوی صاحب کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد حضرت مولوی صاحب مجھے فرمانے لگے۔ دعا سے قبل صدقہ و خیرات کرنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو زیادہ قوی کر دیتا ہے۔

حکیم صاحب کہتے ہیں کہ اس شب جب میں دعا کے لئے کھڑا ہوا تو مجھے خوب توجہ اور انہماک سے دعا کی توفیق ملی۔ اور ایسے ایسے بزرگوں کے لئے دعا کی۔ جن کے متعلق دعا کا مجھے کبھی خیال تک نہ آیا تھا۔ اس طرح انابت الی اللہ اور تضرع سے جلد ہی میرے حالات بدلنے شروع ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس مالی بحران سے نجات دے دی۔

دعا پر یقین

چوہدری ناصرالدین صاحب بیان کرتے ہیں۔ 1939ء کی تعطیلات میں حضرت مولانا شیر علی صاحب نے ایک دن مجھ سے فرمایا کہ تم ان دنوں فارغ ہو۔ ترجمۃ القرآن انگریزی کے دفتر میں آ جایا کرو۔ چنانچہ اس طرح مجھے آپ کی خاص شفقت سے تقریباً پندرہ بیس روز تک آپ کی پاکیزہ صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقعہ مل گیا۔ ان دنوں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ اس لئے آپ مجھ ہی سے آیات کا ترجمہ انگریزی (ٹائپ شدہ) پڑھواتے۔ اور پھر خود بھی نوٹ لکھوایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی کاغذات Compare (مقابلہ) کرنے کے لئے بھی دیتے۔

اس مختصر عرصہ میں آپ کی سیرت کے بعض پہلوؤں نے مجھے خاص طور پر متاثر کیا۔ اور میرے دل کی گہرائیوں میں آپ کی قدر و منزلت کو جاگزین کر دیا اول یہ کہ آپ ترجمۃ القرآن کا کام شروع کرنے سے پیشتر وضو کرتے اس کے بعد اس کثرت سے تسبیح۔ استغفار اور دعا کرتے تھے۔ کہ میں یہ منظر دیکھ کر حیران رہ جاتا۔ اور سوچتا کہ آپ اتنی لمبی دعاؤں کے ساتھ اس عظیم الشان کام کو کس طرح ختم کر سکیں گے۔

حضرت مولوی صاحب مجھ ناچیز کو بھی جو اس وقت کم عمر ہونے کے علاوہ محض ایک طالب علم کی حیثیت رکھتا تھا فرمایا کرتے تھے کہ

"دعا کرو خدا تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے۔ اور ترجمۃ القرآن کا کام جلد ختم ہو جائے"

بعض اوقات فرمایا کرتے کہ۔

"ترجمہ انگریزی کے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ تمہارا بھی اس میں حصہ ہے۔"

میں آپ کی اس بات پر شرمندہ ہو جاتا۔ اور عرض کرتا کہ میں کس طرح اس عزت افزائی کا حصہ دار ہو سکتا ہوں تو فرمایا کرتے کہ

"ایک دن کے کام کا بھی بہت درجہ ہوتا ہے۔ اور تم نے تو پندرہ دن تک قرآن کریم کی خدمت کی ہے۔"

دعا کا اعجاز

مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قادیان سے سب سے پہلا قافلہ مورخہ 25 یا 26/اگست 1947ء کو آیا تھا اس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے۔ بعض اور دوستوں کے ہمراہ خاکسار کو بھی اس قافلہ میں بھیجا گیا تھا۔ جب ہم لاہور پہنچے۔ تو حضرت مولوی صاحب اور حضرت مفتی صاحب کے ٹھہرنے کا انتظام احمدیہ ہوسٹل لاہور (ڈیوس روڈ) میں کیا گیا۔ میں بھی اہل و عیال کے ساتھ ان کے متصل ہی ایک کمرہ میں فروکش ہوا۔ عبدالمنان صاحب چونکہ ابھی تک قادیان ہی میں تھے۔ اس لئے آپ کی بیگم صاحبہ بھی اپنے والد بزرگوار حضرت مولوی صاحب کے ہمراہ تھیں۔ ان کے چھوٹے بچے ہبۃ الرحمٰن (جو اس وقت گودی میں تھا) **آپ کے ایک کمسن نواسے کو جو ابھی قادیان میں تھا ایک روز تیز بخار ہوا۔** اس بے سروسامانی کی حالت میں حضرت مولوی صاحب اور بچے کی والدہ سخت پریشان اور مشوش ہوئے۔

میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے کمرہ میں سے جھانک کر باہر دیکھا۔ حضرت مولوی صاحب برآمدہ میں کھڑے تھے۔ آپ کے پاس ہی خادمہ (بچے ہبۃ الرحمٰن) کو گود میں لئے کھڑی تھی۔

حضرت مولوی صاحب سورۂ فاتحہ بار بار پڑھتے۔ اور اس بچے پر پھونکتے جاتے تھے۔ آپ قریباً ہر آیت کو دہراتے اور ایاک نستعین تو نہایت الحاح کے ساتھ آنکھیں بند کئے ربودگی کی حالت میں بار بار پڑھ رہے تھے۔

میری اہلیہ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میرے دیکھنے کے بعد پورے ایک گھنٹہ تک حضرت مولوی صاحب برابر اسی طرح سورۂ فاتحہ پڑھتے رہے۔ اور اس سے قبل نہ معلوم آپ کتنی دیر سے پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران میں حضرت مفتی صاحب تشریف لائے۔ اور السلام علیکم کہا۔ جس پر حضرت مولوی صاحب نے آنکھیں کھول دیں۔ اور وعلیکم السلام کہنے کے بعد پھر اسی طرح پڑھنے میں منہمک ہو گئے۔ اور معلوم نہیں کتنی دیر تک اس طرح پڑھتے رہے۔

میری اہلیہ کہتی ہیں اسی روز میں بچے کی عیادت کے لئے حضرت مولوی صاحب کے ہاں گئی۔ اس وقت بچے کا بخار خدا کے فضل سے اتر چکا تھا۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا یہ عام معمول تھا کہ مختلف پریشان حال دوستوں اور حاجتمندوں کے لئے جن کے آپ کو خط موصول ہوتے۔ یا خود مل کر

دعا کی درخواست کرتے۔ خود بھی دعا کرتے اور دوسرے دوستوں میں بھی دعا کی تحریک فرماتے۔ حتیٰ کہ مجھ جیسے ناچیز کو بھی جب اس خدمت سے نوازتے تو میں محجوب سا ہو جاتا۔ یہ دیکھ کر حضرت مولوی صاحب فرماتے کہ:-

"دوسروں کے لئے دعا کرنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ دعا کی توفیق ملتی ہے"

لفافہ کھولتے وقت دعا

شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا یہ معمول تھا کہ جب ڈاک آتی تو لفافہ چاک کرتے وقت یہ دعا پڑھنا شروع کر دیتے۔

اللھم خیر لنا و شر لا عدائنا

ترجمہ۔ اے خدا بہتری ہمارے لئے ہو۔ اور برائی ہمارے دشمنوں کے لئے۔

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

مکرم چوہدری عبدالمجید سیال صاحب کا بیان ہے کہ غالباً 1943ء کا ذکر ہے کہ مجھے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونا تھا۔ لیکن 5-6 ماہ کا طویل عرصہ بے مصرف گزر جانے کے باعث میری ہمت جواب دے رہی تھی۔ اور میں عجیب قسم کی ذہنی پریشانی میں مبتلا تھا۔ ان دنوں میری رہائش "بیت الظفر" کوٹھی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (دارالانوار) میں تھی۔ اور حضرت مولوی صاحب Guest House میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کے ساتھ قرابت نیز مہربانی و تلطف کے تعلق خاص کی وجہ سے ان کو میرے تمام حالات کا بخوبی علم تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ میں میٹرک کے امتحان میں ضرور شریک ہوں۔ چنانچہ آپ کے ہمت دلانے پر میں نے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ بھیج دیا۔ آپ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب پہلا پرچہ ہو جائے تو مجھے بتانا کیسا ہوا ہے۔ میں انشاء اللہ دعا کروں گا۔ تم بغیر کسی فکر کے دلجمعی کے ساتھ امتحان دیتے جاؤ۔ جب میں انگلش کا پرچہ دے کر آیا تو نہایت مایوسی کے لہجہ میں حضرت مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ صرف دو چار نمبر کا پرچہ کر سکا ہوں۔

آپ اس وقت اپنے گھر کے چبوترہ پر تشریف فرما تھے۔ میری کارگزاری سن کر مسکرائے۔ اور فرمایا میں نے تمہارے لئے خاص دعا کی ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ "مجید کو کہو کہ پرچوں پر رول نمبر تو لکھ آئے۔ باقی ذمہ داری ہم لے لیں گے۔" نیز یہ بھی فرمایا جب تک نتیجہ نہ نکلے اس بات کا کسی سے ذکر نہ کریں۔

یہ حقیقت ہے کہ میرے تمام پرچے نہایت ہی خراب ہوئے تھے جن میں سے کسی ایک میں بھی کامیابی کی امید نہیں تھی۔ لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی۔ جب میٹرک کا نتیجہ نکلا۔ تو میں 444 نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوا۔

دعائے مستجاب

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک عزیز جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کی ملاقات سے قبل کئی ایک روحانی اور دنیوی کمزوریوں مثلاً نمازوں میں سستی اور تلاش معاش میں کوتاہی وغیرہ امراض کا شکار تھے۔ صرف چند روز تک آپ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے خدا نے نہ صرف ان کی کوتاہیوں کو دور فرما دیا۔ بلکہ ایک باخدا انسان بنا دیا۔

ایک دفعہ ان کو بسلسلہ ملازمت سمندر پار جانا پڑا۔ وہاں آپ عرصہ دراز تک لاپتہ ہو گئے۔ اس طویل انتظار نے عزیز و اقارب کو ان کی زندگی سے مایوس و ناامید کر دیا۔ لیکن اس عرصہ میں میں نے جب بھی حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ان کی خاطر دعا کے لئے عرض کی۔ آپ فرماتے میں نے دعا کی ہے وہ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

حضرت مولوی صاحب کے اس فقرہ میں مجھے وثوق کا ایک بحر بیکراں نظر آتا۔ جیسے آپ کشف میں تمام حالات دیکھ کر بتا رہے ہوں۔ چنانچہ قریباً چار یا پانچ سال کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں آپ کی خیریت کی اطلاع بھی مل گئی۔ اور آپ غالباً 1945ء میں بعافیت واپس تشریف لے آئے۔

وسعت حوصلہ اور درگزر

عبدالسلام اختر صاحب ایم۔ اے کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ریتی چھلہ میں بڑ کے درخت کے قریب سے گزر رہا تھا وہاں چند لڑکے گلی ڈنڈا کھیل رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت مولانا شیر علی صاحب اپنے گھر کی طرف جاتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ آپ نے ابھی دس پندرہ قدم کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا۔ کہ کھیل میں ایک لڑکے نے اس زور سے ڈنڈے سے گلی کو مارا کہ وہ سنسناتی ہوئی سیدھی آپ کی گدی پر آن لگی۔ میں قریب ہی تھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ اور اسی غصہ کے عالم میں میں نے ہاتھ کے اشارہ سے اس لڑکے کو آواز دی "ادھر آؤ" حضرت مولوی صاحب نے میری آواز سن کر فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا اور فرمایا۔ "بچوں کو مارنا ٹھیک نہیں صرف سمجھا دیں کہ گزرگاہوں پر نہ کھیلا کریں۔"

چشم پوشی اور بردباری

مکرم تاج الدین صاحب لائلپوری لکھتے ہیں ایک دفعہ صادق لائبریری میں بیٹھے ہوئے میں مطالعہ میں مصروف تھا (ان دنوں برسات کا موسم تھا اور بادل چھائے ہوئے تھے) اور حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے تحریری کام میں مشغول تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ کسی کام کے لئے باہر جانے لگے۔ تو اپنی چھتری میرے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا دھیان رکھیں۔ میں بہت اچھا کہہ کر پھر مطالعہ میں محو ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت مولوی صاحب تشریف لائے۔ اور دریافت فرمایا کہ یہاں میری چھتری پڑی تھی وہ نہیں ملتی تب مجھے یاد آیا کہ چھتری کی نگرانی تو میرے سپرد تھی۔ میں نے اپنے نسیان کا عذر کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے چھتری کی حفاظت کا خیال نہیں رہا۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ کون صاحب چھتری لے گئے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"دراصل مطالعہ کتب ایسی ہی محویت سے ہونا چاہئے۔"

دوسرے روز حضرت مولوی صاحب کو وہ چھتری تو مل گئی۔ لیکن آج تک حضرت مولوی صاحب کی اس چشم پوشی اور بردباری کی یاد میرے دل سے فراموش نہ ہو سکی۔

خدا کے لئے محبت

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد جماعتی اختلاف کی بناء پر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت سے مشرف نہ ہو سکا۔ اور لاہور چلا آیا۔ پھر ایک طویل عرصہ کے بعد غالباً 1920ء میں حضرت خلیفہ اول کے گھر کسی شادی کی تقریب پر میرا قادیان آنا ہوا۔ اس مختصر عرصہ قیام میں ایک روز راستہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے از راہ ہمدردی مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

"ماسٹر صاحب بعض لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی خدمات ہوتی ہیں کہ ان میں کوئی کمزوری بھی ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ لیکن ہمیں بڑی احتیاط کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی کوتاہی سرزد نہ ہو۔ آپ کو بیعت کر لینی چاہئے۔ اور مولوی صاحب کی ریس نہیں کرنی چاہئے۔"

میں سمجھ گیا کہ حضرت مولوی صاحب کا پہلا اشارہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف ہے۔ اور دوسرا اشارہ میری طرف ہے۔

چنانچہ اس نصیحت نے میرے دل کی گہرائیوں میں ایسا پائیدار اثر چھوڑا کہ بالآخر مجھے خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ فالحمدللہ علی ذالک

عشق الٰہی اور خشیۃ اللہ

حضرت ماسٹر صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا ذکر ہے۔ مجھے اکثر یہ دیکھنے کا اتفاق ہوا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نماز عشاء کے بعد کافی دیر تک نوافل میں مشغول رہتے۔ آپ کا معمول تھا کہ نوافل میں انہماک اور توجہ کے باعث بہت لمبا سجدہ ادا کرتے۔ اور نماز کو کافی طول دینے کی وجہ سے اکثر آپ یہ بھول جاتے تھے کہ دو رکعتیں پڑھ چکے ہیں یا ایک۔ اس وقت میں نے اس امر کا خاص طور پر مشاہدہ کیا کہ آپ کی طبیعت ہمیشہ کمی کی طرف ہی راغب ہوتی تھی۔ اگر دو رکعت پڑھ کر بھول جاتے۔ تب بھی آپ ایک ہی سمجھتے۔ تا محبوب حقیقی کے حضور یہ روح پرور لمحات اور طول کھینچیں۔ پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا یہ معمول تھا کہ آپ وتروں کی ادائیگی میں دو رکعتیں الگ اور ایک الگ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب بھی حضور کے تتبع میں ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

☆ جن دنوں حضرت مولوی شیر علی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر فائز تھے بعض دفعہ اساتذہ اپنی کلاس کے کسی لڑکے کو سکول کا کام نہ کرنے یا کسی اور شرارت وغیرہ کی بناء پر حضرت مولوی صاحب کے پاس تنبیہ کے لئے بھیج دیتے۔

ایسے مواقع پر حضرت مولوی صاحب کے لئے بڑی مشکل کا سامنا ہوتا تھا۔ اگر ایک طرف آپ کی طبعی نرمی سزا سے مانع ہوتی تو دوسری طرف ڈسپلن کے قیام کے لئے سزا دینا بھی ضروری ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کا یہ طریق ہوتا تھا۔

اول تو اس طالب علم کے ہاتھ پر چھڑی آہستہ مارتے دوم۔ ہر چھڑی کے ساتھ استغفراللہ کا ورد بھی جاری رکھتے۔ سزا کا یہ کیسا انوکھا طریق ہے۔ جس میں خشیت اللہ کی لطیف جھلک پائی جاتی ہے۔ آپ کی روح پر سلامتی ہو۔ آمین

الٰہی وجودوں کا احترام

مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی بیان کرتے ہیں کہ جس خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا میرے والد صاحب اس خطبہ میں موجود تھے۔ اس کے ایک دو دن بعد کا ذکر ہے۔ کہ میں اور میرے والد صاحب بازار سے گزر رہے تھے کہ راستہ میں حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب نے عندالملاقات میرے والد صاحب سے دریافت فرمایا۔

کیا آپ خطبہ جمعہ میں موجود تھے۔ جس میں حضرت صاحب نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔ میرے والد صاحب نے جواب دیا کہ خدا کے فضل سے میں موجود تھا۔ یہ الفاظ سن کر حضرت مولوی صاحب نے فرط مسرت سے میرے والد صاحب کو گلے لگا لیا۔ اور فرمایا آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ اس عظیم الشان تقریب پر موجود تھے۔ یہ مواقع بار بار نہیں آیا کرتے۔

احترام بیوت الذکر

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا یہ طریق تھا کہ جب آپ کو کسی دوست سے کوئی دنیاوی قسم کی بات کرنی ہوتی تو خانہ خدا کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو بیت الذکر سے باہر لے جاتے۔ اور بات ختم ہونے پر بیت الذکر میں تشریف لاتے۔

کامیاب زندگی کیلئے تعلیم وتربیت کے سنہری اصول

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کامیاب وکامران زندگی کے روشن اصول آپ کا طرہ امتیاز ہیں

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

کراچی کا ایک بہت بڑا ہوٹل، بے شمار بینروں سے سجا سجایا ایک بڑا سا ہال۔ بڑی گہما گہمی، ادیب بھی، اساتذہ بھی، سائنسدان بھی، سیاست کے ستون بھی اور عدل وانصاف کے محافظ بھی، سبھی ایک جگہ، سنجیدگی کا ماحول مگر ایک بھرپور اشتیاق کا مظاہرہ بھی، آخر کس لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ سب لوگ، بظاہر اتنے مختلف، اتنے مختلف پیشوں سے متعلق، اتنے مختلف نظریات کے حامل، دراصل کھینچ لائی ہے انہیں ایک عظیم انسان کی کشش، ایک عالم کی محبت، دنیائے سائنس کی ایک بہت بڑی شخصیت کی مقناطیسیت، یہ کراچی ہے، میٹنگ ہے، بزم ڈاکٹر عبدالسلام کی، اور موقعہ ہے اس بہت بڑے سائنسدان کی سترویں سالگرہ منانے کا۔ سن ہے 1996ء، ہال آراستہ ہے بہت بڑے بینروں سے۔ ایک پر ڈاکٹر سلام کی ڈگریاں، دوسرے پہ ان کے بے شمار اعزازات، تیسرے پہ ان کے سائنسی کارنامے، یہاں بیٹھے ہوئے جج، سائنسدان، اساتذہ، سیاسی راہنما، سبھی کے چہروں پہ اشتیاق، ہر ایک ڈاکٹر سلام کے متعلق کچھ کہنے کو بے قرار۔ جس نے بھی سٹیج سنبھال لی اس کی بات ختم ہونے کو نہیں آتی۔ موضوع ہی کچھ ایسا ہے۔ ممدوح کی شخصیت ہی اتنی پہلودار ہے۔ بات لمبی ہوتی چلی گئی اور اس خاکسار کو، جو خاص طور پر اس میٹنگ کے لئے پہنچا، چند ہی منٹ اپنا مقالہ پڑھنے کو ملے، مگر یہ تو سب فروعی باتیں ہیں۔ آیئے دیکھیں یہ عظیم سائنسدان، پاکستان کے واحد نوبل لاریٹ کیا کہتے ہیں۔

اپنی بیماری کے باوجود ڈاکٹر سلام نے اس تقریب کے سیکرٹری سید مختار حسین شاہ صاحب کو ایک اچھا لمبا خط لکھا جس کا ایک جملہ تھا۔ "میرے لئے وہ لمحہ نہایت ہی کربناک ہوتا ہے جب والدین مجھے اپنے خطوط میں فرمائش کرتے ہیں کہ میں ان کے بچوں کی تسلی اور راہنمائی کے لئے چند لفظ لکھ بھیجوں۔ انہیں شکوہ ہے کہ ان کے بچوں کو کوئی قابل تقلید ماڈل دکھائی نہیں دیتا" ماڈل تو موجود ہے۔ دیکھنے والی آنکھ اور سوچنے والا ذہن چاہئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام بھی کبھی طالب علم تھے۔ ان کی زندگی کے یہ باب ہمیں بہت کچھ سکھلا جائیں گے۔ آیئے ان کے طالب علمی کے دور میں جھانکیں۔

والدین

آپ کسی بھی عمارت کو جہاں تک بلند کرنا چاہیں کر سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی بنیاد مضبوط ہو۔ علم کی بنیاد مضبوط کیسے ہوگی؟ اس سلسلہ میں سب سے پہلے والدین پر فرض عائد ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سلام کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب نے یہ فرض بڑے احسن طریق پہ نبھایا۔ انہوں نے ہی ننھے سلام کے اندر علم کی جوت جگائی۔ ایسا شعلہ روشن کیا جو تجسس، کرید اور تلاش کو جلا دیتا ہے۔ چوہدری صاحب نے ننھے سلام کو علم کی جگمگاتی روشنیوں میں لا کھڑا کیا۔ تلاش کے عمل کو تیز تر کرنے کے لئے انہوں نے اپنے فرزند عزیز کے سامنے اچھی کتابوں کا ڈھیر لگا دیا۔ ڈھونڈو، کھوج لگاؤ، ہیرے موتی اکٹھے کرو اور علم کی روشنی میں آگے بڑھتے جاؤ۔ کیسے پڑھا جائے۔ کیا پڑھا جائے کیسے اس سے استفادہ کیا جائے؟ یہ سوالات لے کر چوہدری صاحب اصحاب علم، اساتذہ اور دانش وروں تک پہنچے اور پھر سلام کی راہنمائی کی۔ اور جب قبولیت دعا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے فرزند میں جاننے اور کرید کا جذبہ جاگا تو وہ انہیں خود لے کر تاریخی عمارات دکھانے۔ آبی شاہراہوں اور عجائب گھروں تک پہنچے۔ انہوں نے جانا کہ علم کی شمع روشن کرنے میں پہلا فرض والدین پر عائد ہوتا ہے اور اس فرض کو چوہدری صاحب نے خوب نبھایا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملا کہ علم کی بنیاد رکھنے اور بچے کو صحیح راہ پر گامزن کرنے میں والدین کو اہم کردار ادا کرنا ہے۔ بچوں کی تعلیم کے لئے فکرمندی، علم کے حصول کے لئے راہنمائی اور ذاتی تگ ودو علم کی پہلی منزل استوار کرنے میں مد ہوگی۔

سکول

کہتے ہیں کہ بچوں کی علمی ترقی کے لئے سکول کے انتخاب پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سکول اچھا ہوگا تو پڑھائی بہتر ہوگی۔ اس کے نتیجہ میں بچہ نہ صرف علم کی سیڑھیاں جلد جلد چڑھے گا بلکہ بام عروج پر پہنچنے کا امکان بھی بہتر ہو جائے گا۔ یہ بالکل بجا۔ لیکن سلام تو خوشخبری دے رہے ہیں ان کو بھی جن کے قریب ایک ہی گورنمنٹ سکول ہے اور کسی قسم کے انتخاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جھنگ کے ایک عام سے ادارے میں پڑھنے والے اس طالب علم نے ہر کسی کو اس وقت ورطۂ حیرت میں ڈال دیا جب 1940ء کے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہوا۔ بڑے بڑے سکولوں، بڑے بڑے لوگوں کے ذہین اور محنتی طالب علم رطالبات سب دم بخود ہو گئے یہ خبر پڑھ کر کہ جھنگ کے ایک معمولی سے سکول کے ایک دبلے پتلے طالب علم نے نہ صرف میٹرک کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی بلکہ سابقہ ریکارڈ توڑ کر ایک عجیب شان سے سربلند ہوا۔ سبق یہ ملا کہ سکول اتنا اہم نہیں معمولی سکول کا طالب علم بھی اگر وہ صحیح طالب علم ہے تو سب کو مات دے سکتا ہے۔

جہد مسلسل

دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات ایک طالب علم اپنی دلچسپی، محنت اور صحیح راہنمائی کے نتیجہ میں بام عروج تک پہنچ جاتا ہے مگر یہ کامیابی اسے کچھ ایسا تاثر دیتی ہے کہ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ وہ اگلی سیڑھی بھی اتنی شان سے پھلانگ سکے گا۔ اور اب کسی خاص تگ ودو کی ضرورت نہیں۔ میٹرک کے امتحان میں اوّل آ کے سمجھ لیا کہ میں نے کشتی پار لگالی۔ اب اگر زور شور سے چپو نہ بھی چلاؤں تو اسی شان سے اگلی منزل بھی سر کر سکوں گا، یہ نادانی ہو گی، ڈاکٹر سلام اس تاثر کی نفی کرتے ہیں۔ کامیابیاں ایک جہد مسلسل کی متقاضی ہیں۔ محنت اور لگاتار محنت اس کا لازمی جزو ہے۔ تبھی وہ میٹرک کے بعد ایف، اے پھر بی، اے اور پھر ایم اے میں اوّل آئے۔ بی، اے میں انہوں نے ایک سے زائد ریکارڈ بھی توڑے۔ تو سبق یہ ملا کہ ایک تو آئندہ بھی امتیازی پوزیشن کو قائم رکھنا ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس کے لئے مسلسل تگ ودو مسلسل محنت کی ضرورت ہے۔ یہ تاثر گمراہ کن ہوگا کہ اگر ایک دفعہ معرکہ سر کر لیا تو دوسرا بھی آسانی سے سر ہو جائے گا۔ بغیر محنت، لگاتار محنت اور جہد مسلسل کے یہ ممکن نہیں اور یہی سبق دیا ڈاکٹر سلام نے۔

طریق مطالعہ

صحیح انداز کی پڑھائی متقاضی ہے ایسی مسلسل توجہ کی جس میں نہ خلل ہو نہ رخنہ اندازی، یہ سبق بھی ہمیں ملا ڈاکٹر سلام صاحب کے انداز مطالعہ سے۔ وہ گورنمنٹ کالج کے طالب علم تھے ان کی رہائش ہوسٹل میں، دوست بھی ہو گئے، کچھ گپ لگانے کے شوقین، کچھ ان سے راہنمائی لینے کے متمنی، لیکن اگر سارا وقت دوستوں کی فرمائشوں اور ان کی دلچسپیوں کی نذر ہو جائے تو پڑھائی کب ہوگی؟ اور ایک اچھا طالب علم وقت کا ضیاع برداشت نہیں کر سکتا۔ نوجوان سلام نے دخل در معقولات سے بچنے کے لئے یہ طریق نکالا کہ انہوں نے ہوسٹل کے ملازم کو ہدایت دی کہ وہ ان کا کمرہ باہر سے مقفل رکھے۔ نہ کوئی دروازہ کھٹکھٹائے اور نہ بے تکلفی سے اندر گھس آئے۔ ان کی ہدایت تھی کہ کھانے کے وقت چپکے سے تالا کھولے اور کھانے کی ٹرے اندر رکھ جائے۔ یا اگر میس میں جانا ہو تو جا سکیں۔ تو سبق یہ ملا کہ پڑھائی ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق مسلسل اور لگاتار ہونی چاہئے اور بے وقت مداخلت کا سدباب کیا جائے۔

ہم نصابی سرگرمیاں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسے کتابوں کے کیڑے کو اپنی نظریں کتابوں میں ہی جمائے رکھنی چاہئیں یا کسی ہم نصابی سرگرمی میں بھی حصہ لینا چاہئے کیا طالب علم کا واحد مقصد اعلیٰ نمبروں پہ نظریں گاڑنا ہے یا اپنے ماحول میں دلچسپی بھی لی جا سکتی ہے؟ اس کا جواب ایم اے کے طالب علم سلام دے رہے ہیں۔ اچھا طالب علم وہ ہے جو اپنے خود تراشیدہ خول سے باہر آئے اور تعلیمی ادارے کی دوسری سرگرمیوں میں بھی حصہ لے۔ ڈاکٹر سلام گورنمنٹ کالج میں ایم اے (حساب) کے طالب علم تھے۔ بہت محنتی، دخل در معقولات برداشت نہ کرنے والے مگر انہوں نے مطالعہ کتب کے لئے قید تنہائی بھی اختیار نہ کی۔ وہ کالج کے دوسرے کاموں کے لئے بھی آگے آئے۔ کالج کے رسالہ "راوی" کے چیف ایڈیٹر بنانے کی بات چلی تو ایم اے انگریزی کے سب طلبا کو مات دی اور یہ حساب کے طالب علم چیف ایڈیٹر بنائے گئے۔ اور انگریزی میں اتنی خوبصورت تحریریں چھوڑیں کہ آج بھی ان کی تعریف ہوتی رہتی ہے۔ پھر طلباء میں اپنی مقبولیت کا لوہا اس طرح بھی منوایا کہ کالج یونین کے پریذیڈنٹ چنے گئے۔ سو ہمیں سبق یہ ملا کہ پڑھائی اہم لیکن گوشہ نشینی غلط۔ کالج کی دوسری سرگرمیوں میں بھی حصہ لینا ضروری۔ اچھا طالب علم وہی ہے جو آل راؤنڈر ہو یعنی ہر میدان میں اترے اور اپنا سکہ جمائے۔

تعظیم اساتذہ

بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ ہم ایم اے کر گئے۔ پی، ایچ، ڈی کر گئے اب بیچارے پرائمری سکول کے استاد کی ہمارے سامنے کیا حیثیت ہے۔ کیا اب بھی اسے یاد کرنا چاہئے؟ اس کی تعظیم کرنی چاہئے؟ ڈاکٹر سلام کہتے ہیں کیوں نہیں۔ وہ جس نے پہلی شمع روشن کی، جس نے اندھیرے میں روشنی کی طرف سفر پر گامزن کیا، اس کا ہم پہ یہ بہت بڑا احسان ہے اور احسان فراموشی غلط ہے۔ وہ استاد قدر دانی، عزت وتکریم کا شاید سب سے زیادہ حقدار ہے۔ ڈاکٹر سلام

دنیا کے ممتاز سائنسدان تھے مگر وہ جھنگ کے اپنے استاد شیر افضل جعفری صاحب کو کبھی نہیں بھولے۔ پھر ہندوستان میں ان کی عزت افزائی کے لئے ایک محفل سجائی گئی تو انہوں نے شرط عائد کر دی کہ جب تک ان کے پرائمری کے ہندو استاد ان کے ساتھ سٹیج پہ نہیں بیٹھیں گے وہ اس محفل میں شریک نہیں ہونگے۔ ان کی سترھویں سالگرہ کے موقعہ پر ایک غیر از جماعت دوست نے ایک نہایت دلچسپ واقعہ سنایا۔ کہ ڈاکٹر سلام نے اپنے ایک سکول کے استاد کو کراچی میں مکان کرایہ پر لے کر دیا تا جب وہ پاکستان آئیں تو ہر بار استاد محترم کی زیارت نصیب ہو سکے۔ اور پھر جب ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو انتہائی عجز و عاجزی سے اپنا سر جھکائے ہوئے تا استاد محترم کا سر اونچا ہو۔ کیا قدر دانی کی ڈاکٹر سلام نے اپنے سکول کے اساتذہ کی اور پھر کالج کے اساتذہ کی بھی۔ جب بھی لاہور آئے پروفیسر سراج الدین صاحب (حالانکہ وہ ان کے ڈائریکٹ استاد نہ تھے) کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ سو ہمیں یہ سبق دے گئے کہ اساتذہ خواہ پرائمری کے ہوں خواہ کالج کے وہ ہمیشہ قابل صد تعظیم ہیں اور یہ کوتاہی ہوگی بلکہ احسان فراموشی کہ انسان زندگی کے کسی اونچے زینے پر کھڑا ہو کے انہیں نظر انداز کر دے انا کی ایسی گمراہی اور غلط روش چھوڑ کر احسان و تعظیم کی روش اپنانا ہی اصل دانشمندی ہوگی۔

وسعت مطالعہ

علم کے حصول میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم کسی مضمون میں Specialize کرتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس مضمون تک محدود ہو کے رہ جائیں؟ ڈاکٹر سلام اپنے عمل سے اس کا بھی جواب دیتے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے سائنسدان، دنیا کے مانے ہوئے سائنسدان تھے جنہوں نے اپنے مضمون میں ڈوب کر ایسی بلندی حاصل کی جو کم ہی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن کیا وہ محض حساب یا فزکس تک ہی محدود ہو کے رہ گئے؟ نہیں وہ اسلامی تاریخ کے بھی عالم تھے۔ اقتصادیات کے بھی ماہر اور قرآن حکیم کا بھی گہرا فہم رکھتے تھے۔ انگریزی زبان و ادب میں بھی ان کی تخلیقات قابل ستائش ہیں۔ سائنسی ترقی کے لئے انہوں نے اقتصادیات کا سہارا لے کر جو مشورے اسلامی اور تیسری دنیا کو دئے وہ قابل تحسین ہیں۔ اگر ان پر عمل ہو جاتا تو آج پاکستان سائنس کی دنیا میں ایک جگمگاتا اور روشن نام ہوتا۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام طلبا کو یہ سبق بھی دے گئے کہ بے شک علم کی ایک صنف میں ترقی کرو اور بھرپور ترقی مگر کنوئیں کے مینڈک مت بنو۔ وسعت مطالعہ بھی لازم ہے۔

حب الوطنی

اب فرض کیجئے آپ طالب علمی کے زمانہ سے نکل آئے ہیں۔ آپ نے شہرت کے (accelerator) ایکسلریٹر پہ پاؤں رکھ دیا ہے اور جلد جلد اونچی سے اونچی منازل کو چھوتے ہوئے آسمان شہرت کی جانب جا رہے ہیں تو ایسے میں کیا کرنا چاہئے؟ پاکستانی کہلانا تو باعث شرم ہوگا، کیوں نہ اعلانیہ اس ملک سے ناطہ جوڑیں جہاں کام کر کے آپ نے شہرت کی منازل طے کیں۔ لیکن ڈاکٹر سلام کو اس سے اتفاق نہیں۔ انہوں نے اپنے ملک سے کبھی بھی ناطہ نہیں توڑا بلکہ پاکستانی ہونے پر فخر کیا۔ ساری عمر پاکستانی پاسپورٹ کو سینے سے لگائے رکھا۔ اور جب دنیائے سائنس کا سب سے بڑا ایوارڈ لینے گئے تو خالصتاً پاکستانی لباس زیب تن کیا۔ پگڑی بھی اور دیسی جوتی بھی۔ کیونکہ وہ یہ عزت پاکستان کو دینا چاہتے تھے یہ ہے صحیح حب الوطنی کا جذبہ جس کو اپنانے کا اس سائنسدان نے سبق دیا عزت ملے تو اپنے ملک کا جھنڈا بھی بلند کرو۔ یہی ہے اصل حب الوطنی۔

قرآن منبع نور

یورپین فلاسفروں کا فلسفہ ہمیں متاثر کرتا ہے۔ یورپی سائنسدانوں کو ہم سر آنکھوں پہ بٹھاتے چلے جائیں۔ چلئے کہا اتنی غلط بات نہیں لیکن ایسے میں اگر اس کتاب اللہ کو بھول جائیں جس میں گہرائی بھی ہے گیرائی بھی۔ فلسفہ بھی اور سائنس بھی۔ تو یہ ہماری نادانی ہوگی۔ ڈاکٹر سلام نے نوبل انعام لیتے وقت اپنی سائنس کی تھیوری کا ذکر کیا تو برملا اور بڑے دھڑلے سے یہ بھی کہا کہ اس کی بنیاد انہیں قرآن کریم سے ملی اسی کتاب اللہ سے جو ہر علم کا منبع ہے۔ قرآن سے روشنی ملی اور راہنمائی بھی اور اس کا اظہار انہوں نے دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں کی محفل میں کیا، اور بڑے زور سے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ جو پایا قرآن کریم کی برکت سے اور اس کی راہنمائی میں۔ کتنا عظیم ہے یہ سبق جو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل لاریٹ ہم سب کو دے گئے۔ انوار کا منبع قرآن ہے۔ اس پہ یقین بھی ہونا چاہئے اور اس کا اظہار بھی۔ حقیقتاً

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 34896 میں قاضی عبدالماجد ولد قاضی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ .... عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم پاکستان میں -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/370 یورو ماہوار بصورت شوشل مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قاضی عبدالماجد ولد قاضی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ڈسن جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین جرمنی گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد رانا محمود احمد جرمنی

مسل نمبر 34897 میں سلیمہ طاہرہ زوجہ قاضی عبدالماجد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 4 مرلے واقع مغلپورہ لاہور مالیتی -/300000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/1100 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات 143 گرام مالیتی -/1144 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سلیمہ طاہرہ زوجہ قاضی عبدالماجد ڈسن جرمنی گواہ شد نمبر 1 قاضی عبدالماجد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین جرمنی

مسل نمبر 34898 میں خالد حسین خادم ولد محمد صادق صاحب مرحوم قوم ویگل پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم مکان واقع 10/10-A دارالصدر شمالی ربوہ مالیتی -/1000000 روپے۔ جس کے ورثاء والدہ محترمہ 3 بھائی اور 6 بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد حسین خادم ولد محمد صادق صاحب مرحوم جرمنی گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ریحان ولد حکیم نذیر احمد ریحان جرمنی گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد ریحان ولد حکیم نذیر احمد ریحان جرمنی

مسل نمبر 34899 میں افضال احمد ناصر ولد چوہدری غلام حیدر قوم چدھڑ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسنابرک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/768 یورو ملازمت ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد افضال احمد ناصر ولد چوہدری غلام حیدر جرمنی گواہ شد نمبر 1 خالد محمود جرمنی گواہ شد نمبر 2 ملک وسیم احمد ولد ملک انصر احمد جرمنی

مسل نمبر 34900 میں غلام سرور گل ولد برکت علی گل قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت 1976ء ساکن فرائیڈ برگ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد کار مالیتی -/300 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1023 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی

جاوے۔ العبد غلام سرور گل ولد برکت علی گل جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف قمر جرمنی گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال گونڈل جرمنی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اجتماع واقفین نو ضلع گجرات

مورخہ 6 اپریل 2003ء بروز اتوار بیت الحمد کھاریاں میں واقفین نو ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع گجرات نے کی۔ مکرم یعقوب احمد بھٹی صاحب مربی ضلع نے اطاعت والدین پر بچوں کو نصائح کیں۔

اختتامی اجلاس میں محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل صاحب وقف نو نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تربیتی خطبات کی روشنی میں وقف نو کی غرض وغایت بیان کی۔ واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ ہوا۔ دینی معلومات کے امتحان کے لئے چھوٹے بچے بچوں کا اکٹھا گروپ اور بڑے بچے بچیوں کے الگ الگ گروپ بنائے گئے۔ نیز تلاوت۔ نظم، تقریر اور ندا کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ واقفین نو کے مقابلہ جات مربی ضلع گجرات کی زیرنگرانی مربیان اور معلمین نے کروائے۔ واقفات نو کے مقابلہ جات محترمہ راج بیگم صاحبہ صدر لجنہ کھاریاں کی زیرنگرانی مربیان اور معلمین نے کروائے۔

اختتامی اجلاس میں مکرم وکیل صاحب وقف نو نے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے واقفین نو بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے دعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا۔ اس کی حاضری کل۔ شامل جماعتیں 33 واقفین نو 166/242 والدین 118 دیگر مہمان 40 رہے۔ (وکالت وقف نو)

سانحہ ارتحال

✿ مکرمہ عنایت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد علی صاحب مرحوم سکنہ چک نمبر 194۔ر۔ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 5 جون 2003ء بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ مورخہ 6 جون 2003ء بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے پڑھایا اور تدفین مکمل ہونے پر مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے دعا کروائی۔ مرحومہ چوہدری حامد جاوید صاحب اور چوہدری سعید احمد صاحب کی والدہ محترمہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے

نکاح

✿ مکرم رائے محمد انور صاحب آف شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں میرے بیٹے مکرم محمد افضل رائے حال کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ ارم صاحبہ عزیز بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 4 جون 2003ء کو مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور نے پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

✿ نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ امرجنگ سائنسز (FAST) نے بی ایس کمپیوٹر سائنس، بی ایس کمپیوٹر انجینئرنگ، بی ایس ٹیلی کمیونیکشن انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 جولائی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ Online دینا ہوگا جو 7 جولائی سے دیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 جون۔

✿ بحریہ یونیورسٹی نے BBA, BCE, BSE, BS, MCS, MBA اکنامکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 10 جولائی تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 جون۔

✿ شعبہ حیوانات جی سی یونیورسٹی فیصل آباد نے Ph.D/M.Phil زوآلوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 30 جون تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 8 جون۔

✿ یونیورسٹی آف کراچی نے PGD ان پبلک ایڈمنسٹریشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 21 جون تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 8 جون۔

✿ NUST نے مختلف فیلڈز میں M.Sc انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 16 جون تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 5 جون۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

روڈ میپ پر عملدرآمد سے انکار اسرائیل کے وزیراعظم ایریل شیرون نے صاف کہا ہے کہ ان کا ملک مشرق وسطیٰ میں روڈ میپ (امن منصوبہ) پر اس وقت تک عملدرآمد نہیں کرے گا جب تک تشدد کا سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا۔ مبصرین کے مطابق مشرق وسطیٰ میں تشدد کی حالیہ لہر سے ایک اور امن سمجھوتے کے دفن ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کولن پاول نے کہا کہ فلسطین اور اسرائیل نے عقبہ میں اہم وعدے کئے تھے جنہیں پورا کیا جانا چاہئے اور جہادی تنظیموں کو امن سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔

ایران میں مداخلت امریکہ نے کہا ہے کہ واشنگٹن ایران کے اندر تبدیلی لانے کیلئے غور کر رہا ہے تاہم عراق کی طرز پر ایران میں مداخلت نہیں ہوگی سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کولن پاول نے کہا کہ ایران کی نوجوان نسل میں سخت گیر اسلامی حکمرانوں کی پالیسی کے خلاف بڑے پیمانے پر سوچ بدل رہی ہے اور امریکہ ایران کو تبدیلی کیلئے قائل کرنے کیلئے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی عوام اپنے معاشرے کو مزید مہذب اور جمہوری بنانے کیلئے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں پر دباؤ ڈالیں۔

ایٹمی ہتھیار شمالی کوریا نے پہلی بار اعتراف کیا ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار تیار کرنا چاہتا ہے۔ جوہری ہتھیار تیار کرنے کا مقصد کسی کو بلیک میل کرنا نہیں بلکہ اسے عوامی فلاح کیلئے استعمال کرنا ہے۔ کورین سنٹرل نیوز ایجنسی نے ایک تبصرے میں کہا کہ امریکہ نے معاندانہ پالیسی جاری رکھی تو پھر دفاع کیلئے ہتھیاروں کا حصول ناگزیر ہو جائے گا۔ شمالی کوریا اپنی روایتی فوج کو کم کرنا چاہتا ہے اس لئے اس کی خواہش ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار حاصل کرے تاکہ فوج پر آنے والے اخراجات معیشت پر لگائے جائیں۔

امریکہ دھمکی آمیز بیان بند کرے ایران کی وزارت خارجہ نے واشنگٹن کو خبردار کیا ہے کہ وہ اس کے خلاف دھمکی آمیز بیان بند کرے کیونکہ اس سے نہ صرف دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات کے مقصد کو نقصان پہنچے گا بلکہ اسلامی جمہوریہ میں موجود سخت گیر عناصر کے ہاتھ مضبوط ہونگے۔

یورینیم درآمد کرنیکا ایرانی اعتراف ایران نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے 12 سال قبل بہت تھوڑی مقدار میں یورینیم امپورٹ کیا تھا جس کی اطلاع اقوام متحدہ کو نہیں دی گئی تھی۔ ایران کی ایٹمی توانائی کے چیف غلام رضا آغا نے کہا کہ ایران نے بین الاقوامی نیوکلیئر قوانین کی خلاف ورزی کی تاہم انہوں نے تسلیم کیا کہ ایران کو اس بارے میں اقوام متحدہ یا پھر آئی اے ای اے کو مطلع کرنا چاہئے تھا۔

بنگلہ دیش کا پانی روک لیا بھارت نے بنگلہ دیش کا پانی روک لیا ہے۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے بھارت سے مشترکہ دریاؤں سے اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے پانی روک کر ہماری معیشت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ عالمی برادری ہمیں ہمارا حق دلانے کیلئے آگے آئے۔

80 ہزار بچے یتیم امریکی خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کی رپورٹ کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ 13 سالوں کے دوران 80 ہزار بچے یتیم اور لاوارث ہو گئے ہیں۔ ان کیلئے 1500 یتیم خانے کام کر رہے ہیں تاہم یہ تعداد ناکافی ہے۔

عسکریت پسندوں کو مذاکرات کی دعوت فلسطینی وزیراعظم محمود عباس نے حماس اور دیگر جہادی تنظیموں کو ایک مرتبہ پھر مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ یہ تنظیمیں اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کے خلاف ہیں حماس گروپ نے اس دعوت کا خیرمقدم کیا ہے۔

عراق کے تباہی پھیلانے والے ہتھیار [illegible] انتظامیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ عراق سے تباہی پھیلانے والے ہتھیار برآمد کر لئے گئے ہیں۔ ہمارے پاس ہزاروں دستاویزات ہیں جنہیں ہم ابھی تک پڑھ نہیں سکے۔ مزید ثبوت اور شواہد اکٹھے کر رہے ہیں عراق میں بے شمار ایسی جگہیں ہیں جہاں تلاش باقی ہے بہت سے لوگ ہیں جن سے انٹرویوز کرنے ہیں۔ عراق سے جو ٹرالر ملے ہیں وہ کیمیائی و حیاتیاتی ہتھیار کرنے والی موبائل فیکٹریاں ہیں۔

امریکہ میں ”بندر چیچک“ امریکہ کی تین ریاستوں میں ”بندر چیچک“ پھیل گئی ہے یہ بیماری ایک افریقی بندر کے ذریعے امریکی کتوں میں پھیلی اور پھر انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ درجنوں افراد بیمار ہو گئے۔ ریاست وسکونسن میں 28۔ افراد۔ ریاست انڈیانا اور ریاست الی نائز میں 19۔ افراد اس بیماری سے متاثر ہیں۔ اس بیماری کی علامات چیچک سے ملتی جلتی ہیں۔ امریکی حکام روک تھام کیلئے کوشاں ہیں۔

عراق کے ہمسایہ ملکوں کی سلامتی سعودی عرب اور یمن نے کہا ہے کہ عراق میں موجود ہتھیار ہمسایہ ملکوں کی سلامتی کیلئے خطرہ ہیں کیونکہ یہ ہتھیار دوسرے ممالک کو سمگل ہو سکتے ہیں۔ یمن کے وزیر داخلہ نے کہا کہ یمن سے سعودی عرب میں ہتھیاروں کی اسمگلنگ کیلئے ہر ممکن تعاون کرینگے۔ یمن کے وزیر داخلہ اور سعودی عرب کے شہزادہ نائف نے دونوں ملکوں کی سرحدوں کو باضابطہ بنانے کے معاہدے پر دستخط کئے اور دہشت گردی کی روک تھام کیلئے مشترکہ کوششوں پر اتفاق کیا۔

بابری مسجد کی زمین بھارت کے مسلم پرسنل لاء بورڈ نے کہا ہے کہ مسلمانوں نے ایودھیا میں بابری مسجد کی زمین کو ہندوؤں کے حوالے کرنے کی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی۔ اس سلسلے میں ہندو لیڈر شنکر اچاریہ کا بیان درست نہیں۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب			
بدھ 11۔جون	زوال آفتاب	12-08	
بدھ 11۔جون	غروب آفتاب	7-17	
جمعرات 12۔جون	طلوع فجر	3-20	
جمعرات 12۔جون	طلوع آفتاب	4-59	

مذاکرات کی ناکامی پر استعفیٰ نہیں دونگا وزیر

اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت قدم بہ قدم مفاہمت کی جانب بڑھ رہے ہیں، اگر بھارت کے ساتھ مذاکرات کا عمل ناکام بھی ہو گیا تو وہ مستعفی نہیں ہونگے بلکہ مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لئے دوبارہ کوشش کرینگے۔ مذاکرات میں کشمیر پرنسپل ایشو رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے روزنامہ خلیج ٹائمز سے خصوصی انٹرویو میں کیا، انٹرویو میں وزیراعظم نے کہا کہ پاک بھارت سربراہ کانفرنس کیلئے طریقہ کار ابھی واضح کیا جانا باقی ہے ہمیں امید ہے کہ بھارتی قیادت تنازعہ کشمیر سمیت تمام اہم دوطرفہ معاملات مذاکرات کے ذریعے حل کرنے سے اتفاق کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ واجپائی سے سربراہ مذاکرات میں وہ پاکستان کی طرف سے قیادت کرینگے۔

بھارتی لیڈروں کے متضاد بیانات پریشان

کن ہیں دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا ہے کہ بھارتی لیڈرشپ کو ایک آواز میں بات کرنی چاہئے، بھارت کے لیڈروں کے پاکستان سے تعلقات کو معمول پر لانے کے حوالے سے متضاد بیانات سامنے آرہے ہیں جو کہ پریشان کن ہیں۔ ہفتہ وار بریفنگ میں انہوں نے کہا کہ پوری عالمی برادری بڑے غور سے ہمیں دیکھ رہی ہے۔ ہمیں مذاکرات کو مشروط نہیں کرنا چاہئے۔ ہم نے بھارتی لیڈروں کے ایسے بیانات دیکھے ہیں جو کہ مذاکرات کے عمل کیلئے مددگار نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ نئی دہلی میں ایک بہتر سوچ آئے گی۔

صدر مشرف کی اقتصادی اصلاحات سے

وسائل مہیا ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صدر مشرف کی اقتصادی اصلاحات سے وسائل کی فراہمی ممکن ہوئی جس کے باعث عوام کو ریلیف دینے والا بجٹ پیش کیا گیا۔ بجٹ میں محروم طبقات کی مشکلات میں کمی اور پسماندہ علاقوں کو ترقی دینے کیلئے موثر حکومت عملی اپنائی گئی۔

کوئٹہ میں مکمل ہڑتال دہشت گردی کی کارروائی

میں 12 زیر تربیت پولیس اہلکاروں کی ہلاکت پر کوئٹہ میں تاجر تنظیموں کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ ضلعی انتظامیہ نے تعطیل کا اعلان کر دیا۔ جس کی وجہ سے بازاروں اور کاروباری مراکز کے علاوہ تعلیمی ادارے اور سرکاری دفاتر بھی بند رہے۔ شہر میں احتجاجی جلوس بھی نکالا کیا گیا۔

اے آر ڈی نے وفاقی بجٹ مسترد کر دیا

اتحاد برائے بحالی جمہوریت (اے آر ڈی) نے وفاقی بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کو بجٹ سے ماضی کی مشکلات اور مسائل سے نجات حاصل نہیں ہوگی۔

بس اور ٹرالے میں ٹکر 8 ہلاک چوہنگ

ملتان روڈ پر بہاولپور سے آنے والی مسافر بس اور این ایل سی کے ٹرالے میں تصادم سے بس کی چھت اڑ گئی۔ اس حادثے میں بس کے ڈرائیور سمیت 8۔افراد ہلاک ہو گئے۔ بس کے تقریباً تمام مسافر اور ٹرالے کے دو ڈرائیور زخمی ہو گئے۔

شمالی پنجاب، سرحد اور آزاد کشمیر میں موسم

گرما کی پہلی بارش راولپنڈی اسلام آباد، کشمیر، صوبہ پنجاب اور سرحد کے بالائی علاقوں میں آندھی کے ساتھ بارش ہوئی، بارش سے ملک بھر میں ایک ہفتہ سے جاری شدید گرمی کا زور ٹوٹ گیا اور ان علاقوں میں درجہ حرارت نیچے آ گیا اسلام آباد اور ملحقہ علاقوں میں چلنے والی آندھی کی رفتار 100 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔

پاکستان کا اعلیٰ تجارتی وفد 3 جولائی کو

بھارت جائے گا پاکستان کے اعلیٰ تجارتی وفد کا 24 جون کا دورہ بھارت ملتوی کر دیا گیا ہے۔ وفد اب 3 جولائی کو بھارت جائے گا وفد کی سربراہی سینیٹر الیاس بلور کریں گے تاجروں کا یہ وفد 55۔ارکان پر مشتمل ہوگا۔

غربت کے خاتمے کیلئے 187۔ارب

روپے کے اخراجات ہونگے ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن ڈاکٹر شاہد امجد نے کہا ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کیلئے ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنے زیادہ فنڈز مختص کئے گئے ہیں جبکہ تخفیف غربت پر آئندہ سال کے دوران 187۔ارب روپے کے اخراجات ہونگے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے بنیادی مقاصد، روزگاری کی فراہمی، انفراسٹرکچر کی ترقی سے غربت کی شرح میں کمی اور تعلیم اور صحت کے شعبہ میں بہتری شامل ہے۔

ضرورت پڑی تو دفاع کیلئے رقوم بڑھا

سکتے ہیں وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافہ ان کی رننگ پے پر ہوگا اس کا اطلاق وفاقی حکومت کے ملازمین پر ہوگا، صوبائی حکومتیں، نیم سرکاری ادارے، کارپوریشنز اپنے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کے متعلق فیصلہ خود کریں گی سیلز ٹیکس عائد کرنے سے گھی یا خوردنی تیل کی قیمت بالکل نہیں بڑھے گی، سرکاری ملازمتوں میں کمی کا کوئی پروگرام نہیں بڑی گاڑیوں پر ڈیوٹی میں کمی یورپی ممالک کے مطالبے پر کی گئی ضرورت پڑی تو دفاع کیلئے رقم میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ کوئی منی بجٹ نہیں آئے گا۔

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
1-B 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک
5114822-5118096
212038 PP

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS

6 فٹ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائیٹ ریسیور پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
رابطہ: انعام اللہ
ڈیلر:
ٹیلی ویژن — Toshiba, Sony, LG, Panasonic
ریفریجریٹر — ڈاؤلینس، ویوز
ڈیپ فریزر — ڈاؤلینس، ویوز
سپلٹ یونٹ — Mitsubishi, Sabro, LG
ایئر کنڈیشنر — "O" جنرل، پیل
واشنگ مشین — سپر ایشیا، ڈاؤلینس
مائیکروویو اوون — ڈاؤلینس، پیل
مزید ورائٹی کے لئے شوروم پر تشریف لائیں
1۔لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور۔
فون: 7231680-81, 7223204, 7353105

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29